سالانہ معہ محصول ڈاک پیشگی تین روپیہ ... ششماہی ... ایک روپیہ

جلد ۶ | دوشنبہ ۷ شوال المکرم سنہ ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء | نمبر ۴

## مقدمۃ الجیش

### اور بھیس بدلو

اب ترکی قوم مین نئی جون کا نمونہ کمبخت بوئرون نے ہماری فوج کو اپنے زعم مین تختۂ مشق سمجھ رکھا ہے کہ جب جی چاہا لے کر پانچ ضرب کر بیٹھے۔ یہ خبر ہی نہین کہ یہان ہر بات کا فوراً ہی دفعیہ کر دیا جاتا ہے۔

بوئر لوگ اپنا بھیس بدل کر ہمیشہ سپاہیون کو دھوکا دیجاتے ہین۔ لہذا گورنمنٹ برٹش یا نے اپنے عملدارون کو خاکی وردی پہننے کی ممانعت کر دی۔

اب آگے سب مصلحتین دہری اگین نا- دوہر کا د دیکھین اب کیسے اونٹ کا بجر چلتا ہے۔

## مدرسہ جامع العلوم

یہ مدرسہ کانپور مین سولہ سترہ سال سے جاری ہے رفتہ رفتہ اسکو بہت کچھ ترقی حاصل ہوتی گئی اور اس ترقی کا باعث جہانتک غور کیا جاتا ہے صرف کارپردازان مدرسہ کی نیک نیتی ہے کیونکہ مدرسہ کی ترقی کے لئے جسکی بہت بڑی ضرورت ہے اوسی مین حد سے زیادہ کمی ہے یعنے آمدنی اب اگر اسکی آمد و خرچ کو ناظرین دیکھینگے تو عش عش کرینگے کہ اس قدر قلیل آمدنی مین اتنا بڑا مدرسہ اس اہتمام و شان کیساتھ کسطرح ترقی کر سکا اسوقت تمام ہندوستان مین یہی ایک مدرسہ ہے جسمین مسلمانون کو علوم خاطر خواہ پڑھائے جاتے ہین مگر افسوس مسلمانون نے اسکی طرف کچھ توجہ نہین کی ہے بعض رؤسا نے کچھ توجہ فرمائی ہے اون کے نام بھی کسی مرتبہ بہ نہایت فخر کے ساتھ ظاہر کئے جاوینگے انشاء اللہ۔

## دول یورپ کو نوٹس

ناظرین ذرا کان بھینچکر گوش دالین اور آنکھین بند کرکے انتظار مین ہمہ تن مصروف ہو جائین کہ پردۂ غیب سے کیا ظہور مین آتا ہے پچھلے دنون مین باب عالی نے دول یورپ کو نوٹس دیا ہے کہ گورنر مقررہ یونان کی میعاد ختم ہو گئی اسکو فوراً اٹھا دو اور آئندہ کیلئے بھی کوئی گورنر دول یورپ کیطرف سے مقرر نہین ہو سکتا۔ کیونکہ دول یورپ نے گورنر مذکور کی نسبت وعدہ کیا تھا کہ اس سے مسلمانون کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچیگی بلکہ ہر امر مین مسلمانون کی دلجوئی اور خاطرداری مدنظر رہیگی مگر کارروائی اسکے بالکل برخلاف عمل مین آئی کیونکہ گورنر زمانہ کے ہاتھون مسلمانان یونان کو بہت تکلیفین پہنچین اسلئے آئندہ کیلئے ہم نہین چاہتے کہ کریٹ مین کوئی گورنر دول یورپ کیطرف سے مقرر کیا جاے دیکھئے اونٹ کس کل بیٹھتا ہے اور دول یورپ کیا جواب

# الله بس باقی ہوس

لیجیے حضرت! ہماری مادر مشفقہ ملکہ معظمہ دام اقبالہا (بخیال سابق) ابھی رحلت فرما گئیں۔ اور ایسی فرما گئیں کہ بالکل صاف۔ ہماری تسلی کو ستر تک نہ لگا رہنے دیا۔ ہم تو اس آرزو میں تھے کہ اب کوئی دن میں ٹرانسوال فتح ہو جائیگا۔ ہماری پیاری وکٹوریہ فخر سلطنت جلسہ شاہانہ کے ساتھ ہندوستانی رعایا کو اپنے دیدار فیض آثار سے مشرف فرمائیں گی۔ اور ہم اُچھل کود کر حضور قیصرۂ ہند کی خدمت میں مبارکبادیاں پیش کریں گے۔ مگر ہائے قسمت کی بدنصیبی کو صیاد کیا کرے۔ ہمیں یہ کیا خبر تھی کہ فلک ناہنجار ہمکو یکایک یہ روز بد دکھائیگا۔ خدا ان موذی ڈچوں کو غارت کرے کہ کمبخت ایسے بے وفا ہو کر لپٹے نہ ہماری پیاری ملکہ کو کس کر لیکے کہاں لے گئے۔

اُف اُف کیا غضبناک حادثہ ہے کہ جسکو سنتے ہی ہماری کمر ٹوٹ گئی۔ پاؤں تلے کی زمین نکل گئی۔ آنکھوں تلے اندھیرا چھا گیا۔ تمام بدن سنسناہٹ دوڑ گئی۔ در و دیوار پر حسرت برسنے لگی۔ آرزوں کا خون ہو گیا۔ مسرتیں خاک میں مل گئیں۔

ہائے ہماری رحم مجسم ملکہ۔ ہائے ہماری انصاف کی دیوی ملکہ۔ ہائے ہندیوں کی مادر مشفقہ۔ بس کر چلی۔ گزر چلی۔ واللہ چلی جو تیری عہد حکومت نے لیں تو ہمکو ہر طرح سے اطمینان ہو گیا تھا کہ حضرت عزرائیل علیہ السلام ہماری زندگی تک تو ادھر کا رخ نہ کریں گے۔ مگر افسوس کہ انہوں نے مین گرمی میں دھاوا مار دیا۔ ٹرانسوال جنگ قریب الاختتام پہونچ گئی تھی۔ ہائے اوس کی فتح کی مسرت بھی کامل طور پر نہ حاصل ہو سکی۔ افسوس تو یہ ہے کہ اب جو ہم ماتم کرنے دو روز پیشتر جنگ ختم ہونے کی امید کیے بھی نہیں کر سکتے۔

# عہد حکومت کیسا گذرا

خدا کے فضل سے حضور ملکہ معظمہ کا تا دم مرگ ستارہ ایسا بلندی پر رہا کہ روز افزون ترقی ہوتی گئی۔ جیسے کہ سمندر کی لہر چڑھتی ہے۔ اور پانی کی حد کے علاوہ بھی دس دس میل بیس بیس گز تک زمین میں تری دوڑ جاتی ہے ایسے ہی برٹش سلطنت پھیلتی چلی گئی۔

جب آپ تخت شاہی پر رونق افروز ہوئیں تو کچھ روز خانگی مخالفت کا زور رہا۔ اسکے بعد دیگرے بہت دشمنوں نے آپ پر حملے بھی کیے مگر خدا نے بال بال بچا لیا۔ تخت نشینی سے پیشتر کئی مہلک جانوکھے بچے۔ مگر مثل مشہور ہے جسکو خدا رکھے اوسکو کون چکھے۔ سب خطروں سے آپکو نجات ملی۔ اور پھر عہد حکومت آپکا ایسا مبارک گذرا کہ آجتک کسی انگلستانی بادشاہ کا نہیں گذرا۔ یہ تو سارا زمانہ جانتا ہے کہ آپ انتہا درجہ کی رحمدل نیک نیت اور رعایا پرور تھیں۔ دیسی رعایا پر ہمیشہ آپ شفقت فرماتی رہتی تھیں۔ پارلیمنٹ میں کئی بار ایسے قوانین پیش ہوئے کہ جن سے ہندی رعایا بالکل ہی جکڑ بند ہو جاتی۔ لیکن ملکہ معظمہ نے بہت زور کے ساتھ اونکی مخالفت کی۔ ہندی فوج سے بھی آپکو بے انتہا محبت تھی۔ جنگوں کے موقعہ پر ہمیشہ آپنے یورپین فوج سے زیادہ دیسی فوجوں کی تعریف کی۔ غرض دیسیوں کیطرف آپکی ایسی توجہ تھی کہ آپکو اردو سے رغبت ہو گئی۔ اور اوسکو سیکھنے میں آپنے بہت وقت صرف کیا۔ اور اردو دانی کی لیاقت حاصل کرکے ہی چھوڑا۔

آپکے زمانہ میں سیکڑوں لڑائیاں ہوئیں۔ مگر اسکی فوج نے کبھی شکست کا منہ نہیں دیکھا۔ بلکہ جس میدان میں لڑائیاں ہوئیں تو اوسی زمین کو فتح کیے بغیر شکست تک نہ پہونچی۔

# جتنی ہمدردی ہو تھوڑی ہے

حضور ملکہ معظمہ کی وفات کا واقعی ایسا سخت حادثہ ہے کہ اسکو سنکر دشمن تک بھی کلیجہ پکڑ کر رہ گئے ہونگے کیونکہ آپکے برتاؤ ایسے دل لبھانے والے تھے کہ دشمنوں کو بھی آپکی خوبیوں کا اعتراف کرنا پڑتا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ ایسی جامع الصفات ملکہ کی موت کا جسقدر افسوس ہو تھوڑا ہے۔

حضور ملکہ معظمہ کا انتقال اگرچہ ۲۲ جنوری کی شام کو ساڑھے چھ بجے ہوا۔ مگر ابھی تک آپ کی لاش دفن نہیں کی گئی۔ کیونکہ کئی سلطنتوں کے اراکین تجہیز و تکفین میں شریک ہونے کے لیے آنیوالے ہیں۔

۲ فروری کو حضور ملکہ معظمہ کا تابوت زمین کے سپرد کیا جائیگا۔ ابھی تک باقاعدہ ماتم بھی شروع نہیں ہوا۔ ۲ فروری سے شروع ہوگا اور [illegible] فروری تک رہیگا۔ آپکے انتقال پر ملال کی خبر سنتے ہی بمبئی میں ایک روز ہمیں آپکے روز کے لیے دوکانیں اور کارخانے بند ہوئے۔ جنمیں مسلمان بھی شریک تھے۔ لیکن مجموعی حیثیت سے ماتمی رنگ ابھی نہیں جما۔ یقین کامل ہے کہ ۲ فروری کو تمام سلطنت کے بازاروں میں سناٹا ہوگا۔

یہاں تک کہ اوس روز ہم بھی سلطان الاخبار بمبئی سمیت خادموں اخبار بند رکھیں گے۔ تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ صدق دل کے ساتھ حضور قیصرۂ ہند کا ماتم کریں۔

ہر مجسٹی ملکہ کی نعش ۲ فروری کو اوزبورن ہاوس سے منتقل ہوگی اور جہازوں کی دوہری لائن میں فیر کرتے ہوئے پورٹسمتھ پہنچائی جائیگی۔ وہاں رات بسر ہونیکے بعد دوسرے روز وکٹوریہ سٹیشن پر پہنچائی جائیگی اور لندن کی راہ سے بکنگھم پیلس پہنچائے جائینگے۔ [illegible]

ہائے ہوئے ہائے ہوئے ہائے ہوئے

ہائے ہائے وائے

کیسا کیا فلک نے نہان ہائے ہائے
کیون نہ ہو سکے ورد زبان ہائے ہائے

تاریک کیون جہان نہو جائے آنکھ مین
ہو جائے مرہی جو نہان ہائے ہائے

افسوس سر سے سایہ شاہ جہان اٹھا
کس طرح ہو سکے رنج بیان ہائے ہائے

رحلت جہان سے قیصر ہند کی ہوئی
[illegible] دل بیتاب ان ہائے ہائے

ملکہ معظمہ زیر زمین آہ دفن مین
ویران نہ کس طرح ہو جہان ہائے ہائے

رہتی تھی شادمانی کی نغمہ جہان بلند
جور فلک سے آج ہے وہان ہائے ہائے

[illegible]
[illegible] دل [illegible] ہائے ہائے

[illegible]
[illegible] جہان [illegible]

[illegible]

[illegible]

## نہین رہی طاقت صبر کی

عبرت بجز و ترسے اہل دنیا ہی کے ورانکا لیکہ ہو ترمہان
سے والون مین سے کہ نہین ہے دنیا جگہ امن اور
آسایش ایک بہار ہو گی کی بحقیق شان یہ ہے کہ
ہے رعا یہ مکان ہے قید ہین سے کا واسطے ایمان
والو نالیس ای عزیز نیک بخت کر رائے جگہ ہم دونو
جہان سے - نہ کر تو ہر وسہ ہرگز اوپر جاہ او حشمت
ظاہری دنیا پر کہ ہے وہ جہکو محو کر لینے والی بیچ
نیرنگیون اپنی کے - اور یقین کر لے تو اندر دل تفسیر
کرنیکے کہ ہین وہ بیسے نیرنگیان دنیا ذر گیلی کی
بیچ حقیقت کے جہوٹی لیس دیا کرتی ہے رہی دنیا
دہر کے چلنے والون عدم کے کو ساتھ دہاو ... ظاہری
لینے کے - اور آجاتے ہین وہ لوگ فریب اسکے مین سبب
سادگی اپنی کے جس سے پڑجاتے ہین ہم خسارے آخر
والے کے اسلئے لازم ہے تجہکو کہ اختیار کرے تو بجانا
اپنے کو فریب و سود ہو سکے اسکے سے تا نہ مبتلا ہو جائے
تو بیچ آفتون اوسکی مین شل دوسرون کے اور آگاہ
ہو جا تو اس بات سے کہ نہین رہنے دیتی چین سے وہی
دنیا کسیکو جینا کہ بیچ دام اپنے کے اور نہین رہنے
دیتی ساتھ آرام کے ایک ساعت بہی کسیکو بیچ اپنے
بے وفائے کے - اور پریشان کر رکہا ہے اسنے
ایک عالم کو ساتھ ایک نہ رکہا نشان جہان ... اپنے والے
کے ہے کہ نہین لاسکتا ہون مین ذکر اوسکا اور نوک
زبان اپنی کو بغیر تھامے ہوئے دل اپنے سے افسوس
کر دیا اس ظالم نے دل میرے کو دو ٹکڑے ساتھ خنجر غم
کے ایسے کا پنتی ہے زبان میری کرتے ہوئے ذکر اسکا
نہین ہے قابو میرا دل میرے پر کہ منہ نکالون بیچ
اسی سے الفاظ غم کے جس سے پہٹ جائے چہاتی
سننے والے کی اندر وسے یقین کے -

افسوس

## اُٹھ گیا سایہ عدل کا

لے نہ رہی دنیا مین وہ ذات جو تہی واسطے عالم
مخلوق کے دینے والی داد کی اور رکہتی ہمیشہ اپنے اندر و
رکہنے کے نظر مہربانی اپنی کی اوپر ملک ہندوستان
اور رہنے والون ہندوستان کے کے جو مشہور
ہین ساتھ نام دسیرن کے لیس نہ کوئی کہانی
والا رحم کا اور حال ہمارے ہوئے بیچ دسیرن
کے سے - اور ادہشا نا بڑا ہے بیچ دنیا مسلمانون کو
ساتھ موت ملکہ معظمہ کے بسبب بیچ ہونے موت ذکر
کی گئی ہے - وہ عید کے یہان تک کہ بہول گئے
ہمارے مسلمان بسبب زیادہ ہونے غم کے خوشی اپنی کو
افسوس چہین لیا ہے آسمان نے ایک تاج ہمارا اور
اٹہا لیا سرون ہماری کے سے سایہ امن اور آسایش
ہماری کا اور انکا لیکہ محتاج تہے ہم لوگ سایہ ایسے کی بیچ
وقت ایسے نازک کے کہ ڈال رکہی ہے پریشانی او دو
زمانہ کی نے اوپر قرن ہند کے ساتھ پیدا کرنے قحط اور
وبا اور کہے دن کی ہمارے جنگیون کے بحقیق شان ہی کہ
مشکل ہے پانا بدل اوسکا ساتھ زمانہ کے کیونکہ مشکل
ہے اور گردش زمانیکی پیدا کرنا ایسے صاحب اقبال کا جو
رکہتا ہو اندر دوری اقبال اور نصیبے کے ثانی اپنا جو اقرار
عالم کے جسکو تسلیم کر لیا گروہ نے عالم مین بیچ نہ تہی
سبب ہونا دوسرا اسکا بیچ فتح اور نصرت کی - اور کیا غضب
دوسرا یہ ہے نے زمانہ کے نے اور حال ہم لوگون کے ساتھ اس
واقعہ عبرت انتہا نہ الی کی ... خوشی اس جلوس کی بیچ
دلون اپنے کے اور تحقیق ہے سبب زیادہ ہونے رنج ہمارے
کا کہتے ہین ہم اندر دل یقین کے کہ ہو نیگا اور زیادہ
ہو گا تا ہی رنج ہمارا کہ نیکے خوشی جشن کی بسبب جناب
ملکہ ... کہ اور ہمارا کہا ہے ہمون ... لڑائی کا
ایک مدت سے اور باوجود کے ... پڑی ہے کہ ہمین ... مین
بار ... تو نبی سزا دیتے ہیں ہم اپنے کی اختیار ہمارا کرم

## کہا چکے ہین وہ زک اوپر زک کے

اور شکست اوپر شکست کے اہا ہو فوجین ہماری کے مشہور
ہین بیچ کنارون عالم کے ساتھ بہادری کے اور نہین کے
وہ ہوئے قابل ... شکست ہاتہ فوج ہماری کے سے کیونکہ پیدا
کر دیا زمانے واسطے اور کے ایسا بادشاہ جو نہین ثانی
رکہتا ہے بیچ اقبال اپنے کے کرتے ہین شکر اسبات کا کہ بنایا
خدا نے بادشاہ حضور پرنس آف ویلز دام اقبالہ کو جو
مشہور ہین ساتھ عدل اور دادگری کے اور رکہتے ہین
ہمیشہ بیچ دلون اپنے کے امید اسبات کی کہ رکہین گے
حضور تعریف کرتے ہیں نگاہ رحم اور شفقت کی اوپر تمام
رعایا اپنی کے خصوصاً اوپر ہندوستان والی ... کیونکہ
کیونکہ ہے حالت اوسکی قابل رحم کہانے کے اور نہین
رہی ہے اب طاقت اسمین بسبب پڑنے آفتون قسم قسم کی
کے اٹہانے مصیبت اور رنج کی تحقیق ہے آپکی امید
ہماری حضور کی انصاف پسند والی طبیعت کے اس طور
کر رکہا ہے ... آپنے بیچ وقت جلوس فرمانے اوپر
تخت بادشاہی کے انصاف اور رحم کا - اور انکی لیکہ
ہے طبیعت آپکی اندر دری فطرت اور جبلت اپنی کے رحم والی
والی اور عدل کیا تو الیس جس وقت کہ تحقیق ہو گئی
یہ بات اور زمانہ امین شرک کسی قسم کا کرفا نیکے آپ
رحم اور حال غریبان دلیرون کے تو لازم ہے کسیکو خوشی
کرنا جلوس فرمانے آپکے کی مگر چونکہ اس وقت خود طبیعت
حضور کی غمگین ہے بسبب رخصت فرمانے والدہ معظمہ
اپنی یعنے حضور ملکہ معظمہ کے اور ہے خود رجحان طبیعت آپکی
کا طرف اظہار کرنے رنج اوپر انتقال فرمانے حضور قیصرہ
ہند کے اسواسطے ملوک بہی فی الحال اپنی خوشی کو ملتوی
کرتے ہین اور خوشی اور شادمانی حضور کے کیونکہ
پیدا ہو گی خوشی تمام طبیعتون مین جلوس فرمانے حضور کے
سے اور تخت شاہی کے لیکن حضور ملکہ معظمہ کی رحلت کا غم
بہی ایسا غم نہین ہے جو نہ دور کرے خوشی بیچ دل ہمارے کے

# میمن قونصلی

یہ بات سن کر لوگون کو تعجب تو بہت ہوگا کہ ترکی سلطنت نے اس سال ایک میمن کو اپنا قونصلی کا عہدہ عطا فرمایا ہے۔ بزرگون نے سچ کہا ہو ذات بہات نہ پوچھے کوئی ۔ ہنر کو بھیجے سو ہر کا ہو گا کسی سلطنت سرکاری اعلی عہدہ پانیکے لئے یہ ضرور نہین کہ امیدوار اوسیکا ہمقوم ہو۔ نہین جان نثار ہو۔ خدمتگذار ہو۔ وفاشعار ہو۔ پھر یہ ممکن ہی نہین کہ سلطنت کی نظر عنایت نہو۔ حاجی محمد مولید نا چونکہ واقعی سچے دل سے ترکی گورنمنٹ کے خیرخواہ ہین۔ اور عرصہ دراز سے ترکی سلطنت کی خالصانہ خدمتگذاری کر رہے ہین۔ عبد العزیز پاشا قونصل متعینہ کراچی کو آپنے اکثر کامون مین مدد دی۔ چونکہ پاشائے موصوف بھی بڑے مردم شناس اور سنجیدہ مزاج تھے اسلئے اونہون نے حاجی صاحب موصوف کی تعریفین لکھ لکھ کے اعلیحضرت ظل سبحانی کی خدمت مین بھیجین۔ اور حضور پرنور نے اکثر اوقات مزاج کی خوشنودی ظاہر کی۔ اور یہان تک آپکی خدمتون کی قدر کی کہ کراچی کی قونصلی عطا فرما دی۔ اسمین شک نہین کہ حاجی محمد مولید نا اس شریف اعزاز کے قابل بلکہ مستحق تھے کیونکہ وہ اہل اسلام کے نہایت ہی خیرخواہ ہین گورنمنٹ کراچی نے حاجیون کی خدمت اور روانگی کے انتظام کے لیے بہی آپہی کو منتخب کیا یہ انہی کی کوششون کا طفیل تہا کہ حسینی اگبوٹ ۳۴ حاجیون کو لیکر روانہ ہوگیا حاجی صاحب چندہ حجاز ریلوے کے خزانچی بہی بن گئے ہین۔ جاجیہا عنقریب بہیجنے والے ہین۔ ہم کو امید ہے کہ حضرات میمن انکی معمول سے زیادہ مدد کرینگے اور اس شہنشاہ مبارک کی بہی مین ۔۔۔

# فرخ کینم وزبان ہائی ہائی

۱۸ ہجری ۱۳

اس کمبخت صدی کا ستیاناس جائے کہ اسنے جینا بہی پورا ہونے دیا۔ اور ملکہ معظمہ کی مفارقت کا داغ دیدیا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ انقلاب زمانہ اسیکا نام ہے صدی نئی۔ حکومت نئی۔ ایسا انقلاب بہی آجتک دنیا مین نہین ہوا۔ کہ صدی کیساتھ ہی کسی بادشاہ کا خاتمہ ہوگیا ہو۔ ہم لوگون کے لئے واقعی یہ سال بڑا منحوس نکلا۔ یون تو ہمکو یقین کامل ہے کہ نیا بادشاہ بہی ہمارے لیے مبارک اور خیرخواہ ثابت ہوگا مگر وہ تو جب ہوگا جب ہوگا۔ ہماری ملکہ معظمہ تو مجسمہ رحم تہین۔ اور سلطنت کے نشیب و فراز دیکھکر رعایا پروری کے ڈھنگ سیکھ چکی تہین۔ حضور ملکہ معظمہ کی کوئی نہ کوئی ایسی یادگار ضرور قایم ہوجانی چاہئے کہ جلکی وجہ سے ہمیشہ اس صدمہ کی یادگار رہے۔ گو یہ بات رسوم زمانہ کے بالکل خلاف ہے مگر جبکہ ملکہ معظمہ ایسی پیاری تہین تو ہم اس صدمہ کی بہی یادگار چاہتے ہین تاکہ کبہی اپنی اوس مشفقہ کو نہ بہولین ۔ اور وہ یادگار ایسی ہو کہ جس سے ہمیشہ کا فیضان جاری ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ جس قدر سرکاری اعلی عہدہ دار ہین اون کی تنخواہین آدہی کر دیجائین۔ اور بجٹ کا روپیہ ملکہ فنڈ مین داخل کیا جائے اور اسکی ہمیشہ دیسی محتاجون کی پرورش ہوتی رہے (۲) مسلمانون کو حج بیت اللہ کی عام طور سے پروانگی دیدیجائے۔ اور ہمیشہ کے لیے حکم نافذ کر دیا جائے کہ خواہ کیسا ہی کوئی سبب مانع کیون نہو مگر حج کی روک ٹوک نہ کیجائے۔

# ہندی مسلمانون کی عالی ہمتی

چندہ حجاز ریلوے

| نام | مقام | رقم | معرفت |
|---|---|---|---|
| مولوی محمد مراد صاحب | حیدرآباد دکن | للعہ | ایجنٹ چہار دہ |
| سلطان لطیف صاحب | " | عا | " |
| ا ۔ ق ۔ صاحب | اکبرپور (آرہ) | عا | |
| س ش ۔ ر صاحب | " | عا | ا ۔ ق صاحب |
| ا ۔ ح ۔ صاحب | " | عا | " |
| منشی فیض اللہ صاحب | پٹنہ | عہ | |
| بابو علی بخش صاحب | " | عہ | منشی فیض اللہ صاحب |
| محمد ابراہیم صاحب | اوجین | عا | |
| حاجی محمد سلیمان صاحب | " | عہ | محمد ابراہیم صاحب |
| محمد حاجی صاحب | " | عہ | " |
| خدابخش صاحب | " | عہ | " |
| بابو صاحب | " | عا | " |
| منشی سراج الحق صاحب | " | عا | " |
| عبد الرحیم صاحب | " | عہ | " |
| کریم بخش صاحب | " | عا | " |
| زین العابدین صاحب | اندور | عا | |
| متفرق رقم | " | ۸ | |
| زین العابدین صاحب | رتلام | عا | |
| شیخ عبد الرزاق صاحب | شاہجہانپور (دہلی) | عا | |
| عبد القادر صاحب | دراس (مالوہ) | عا | |
| محمد عبد المجید صاحب | چرکھاری | صہ | |
| بدر الحسن صاحب | لکھنؤ | صہ | سعادت علی خانصاحب |
| شہاب الدین صاحب | " | عا | " |
| حافظ فخر الدین صاحب | " | عہ | " |
| متفرق رقم | " | ۱۰ | " |
| فضل الہی صاحب | اٹاوہ | عا | حاجی عبد اللہ منیر خانصاحب |
| امام بخش صاحب | " | عا | " |
| میزان | | [illegible] | |

# معرکہ آرائی

## ستم نامہ

**ہر صبح اُدھر توں ہے مجھے رام رام ہے**
**زاہد تری نماز کو میرا سلام ہے**

**لیاقت کی پوٹ** — دنیا کی اُلٹ پلٹ کی بھی کچھ ٹھیک نہیں۔ پر بھی وہ پیچ بازوں کے سے ہاتھ نکالتی ہے کہ الامان و الحفیظ۔ دم اُٹھا اُٹھا کر ایسی بے اٹکل پڑتی ہے کہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ جو لوچیے مینڈکی اور کت کت تیلی جلائے۔ بیل بسونا ٹیکی میں کاہے میں چھکوں راب۔ مینڈ کی ملک تسخوالہ در۔ کان ظرافت۔ مزاق کی پڑیا۔ جام جہاں نما افیون کا قوام۔ چانڈو کی بانبو۔ شراب کا پیپا۔ کانا پھوسی کا غماز۔ یعنی بچوں کے بیچ میرے بھیا در میں تمہارے قربان اور تم مجھ پر صدقے۔ لتہ پتہ ست۔ روپیہ نقطہ تم سُن لو تم کو نہ سناؤ۔ ہماری سمجھ میں یہ بے ربط فقرہ بالکل نہیں آتا۔ ہمارا سڑا ہوا دماغ بسی ہوئی عقل پُرانے خیالات دیرینہ مذہب کے پیروکار۔ قرآن کے گرویدہ۔ حدیث کے قائل۔ پھر ہم ایسی باتوں کو کب سمجھ سکتے ہیں یہ تو کسی ایسے شخص کو سنائیے۔ جس میں اتنی باتیں موجود ہوں۔ سر پر دُم دار پُڑی۔ الغرض خواہ مخواہ مرد آدمی۔ ریشن ہچھ دار۔ سوٹ کوٹ زیب تن پاجی پھٹک ہیگیہ رکھا ہوا۔ پیر نیچر کے عقیدوں کی باقیسیکل۔ اپنے آپ کو ہم لوگ کہنے والے۔ اسپیچ کے اشٹور روم۔ کعبہ کی جگہ ہما گلینڈ کا درد۔ غرض جس میں یہ سب صفتیں موجود ہوں اُس کو آپ یہ فقرہ سنائیے۔ ہماری تو طبیعت بولا گئی۔ عقل ایسی گم گئی جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ بھنے کی تو ندسے چنڈائی۔ افیون سے ترش روئی۔ ہندوستان

سے اتفاق۔ پھر نیچر سے مذہبی خیالات۔ کارخانہ والوں سے سچائی۔ انکم ٹیکس سے پناہ۔ طاعون سے جان کا بچاؤ۔ رامپور والوں کی قسمت کا روز نگار جیسے بے چیزیں دنیا سے رفو چکر ہو کر کسی گنجے حاکم کی جیت گاہ پر پہنچیں ایسے ہی ہماری عقل بھی اس اٹکل پچو عبارت سے پلیس کی کارروائی کی نذر ہو گئی۔ ہم سے آپ صاف صاف کہہ دیجئے۔ بھئی کیا کہیں ہماری خود سمجھ میں نہیں آتا۔ کس واسطے کہ پہلے ایک خدا اور ایک اور سب کا حبیب محمد مصطفےٰ اور ایک ہی قرآن مجید تھا۔ سب لوگ ایسے عقیدہ و نیز پابند ہر جلسہ میں اپنی باتوں پر بحث مباحثہ ہوا کرتا تھا۔ ہر ہر بات پر بڑی غور کی نظر ڈالی جاتی تھی جس سے مذہب اسلام تیرہ سو برس سے ترقی کی منزل پر ہو گیا۔ جان اور مال دونوں سے کوشش کی جاتی تھی۔ جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ کل تیرہ سو برس کے عرصہ میں مسلمانوں کی تعداد کروڑوں سے بڑھ گئی۔ کوئی مذہب اسکو ایسی قوی دلیل نہیں دکھلا سکتا۔ اب آجکل کچھ عجب باتیں سُنتے ہیں کیا باتیں یعنے کانا فراٹی۔ اندہا دولایت۔ تہذیب کا گونڈا۔ لیاقت کی پوٹ۔ اتفاق کا ٹماٹر۔ زرمریزی کا شوشہ۔ غرض اس قسم کی باتوں کا زور بہت ہے ایسے لائق جنکا میں صرف بیان کر چکا ہوں۔ ایک جگہ جمع ہوئے۔ اندہا دہند وعظ و دعا کر بجانا بجانا اور رلانا شروع کر دیا۔ وہ شیریں باتیں ہیں کہ خدا کی پناہ۔ اور اُنکا مطلب کیا وہی بسولا کا ساکاٹ۔ یعنے سب جھوٹ کے ہیں گتی رونڈ کے اور تشنہ دل ہیں۔ دور دور ٹیان بجوا کر نہر بھی بہاں ہیں۔ یعنے بھائی مسلمانو کچھ دلواؤ کہ ہم چندہ جمع کر کے تمہارے بچوں کو لندن کالج کرائیں۔ اور بہت بڑا بانس بنوائیں۔ اور نوکری بھی ایک خالی ہے۔ ہاں ہاں بات حضور نہ

کہ کس محکمہ میں خالی ہے۔ اسکی مجھکو بہت خواہش ہے جناب کے محکموں میں خالی ہے۔ اول تو ایک پولیس کے محکمہ میں۔ دوسرے سنٹرل جیل کے متعلق۔ تیسرے سپیدگلی بازار بمبئی اور انارکلی بازار لاہور۔ اور چوک نصر اللہ خان بازار رامپور۔ اور کناری بازار آگرہ کے متعلق۔ اس میں سے جو آپکے پسند ہو جائے اور جھٹ و کوم درخواست لکھ لائیے۔ کس واسطے کہ کئی سو سند یافتہ امیدواروں کی عرضیاں آ گئی ہیں۔ جناب کچھ انکی تفصیل بھی تو فرمائیے کہ کس کس کام کی ہیں حقیقت کام ہے کیا۔ پولیس کے محکمہ میں تو ایک ہی جگہ خالی ہے۔ اور سند یافتہ کی ضرورت ہے۔ اور جیل کے محکمہ میں ایک آدمی کی ضرورت ہے جسکے پھانسی کا تختہ کھینچنا متعلق ہے۔ کبھی کبھی بگاری کا کام آ گیا۔ ورنہ گھر بیٹھے آرام سے اپنی تنخواہ لئے رہو۔ اور یار اگر کبھی سرکاری کام بھی آ گیا۔ تو پانچ منٹ کا۔ ورنہ کچھ مطلب ہی نہیں۔ مہینہ پر جاکے تنخواہ لے آؤ۔ تیسرے یہ بازاروں میں جو جگہ خالی ہے وہ صرف اس غرض سے کہ کہیں شوقین جوان کو دیکھا کہ جھومتا ہوا چلا آتا ہے جھٹ اس سے ملکر اپنی دیرینہ ملاقات کا اظہار کیا۔ اور چکنی چپڑی باتیں کر کرا کو گھیر گھار کر پھانس پھولس کر جھٹ اوپر بالا خانہ پر رکھ لیا۔ کہ فلاں بیوی صاحب ایسی حسین اور ایسی بانکی اور ایسی چھبیلی ہے کہ جو دنیا پر نہیں۔ اور پھر وہ یہ کہ تمکو بالا خانہ تیرے برس سال میں قدم رکھا ہے۔ آپکی صحبت کے لائق ہے۔ غرض کا ٹھونک بجا کر جیب کترنے کے پیشے میں جاتے ہی کہنا شروع ہو گا کہ ہمارے نواب صاحب بڑے رئیس ہیں۔ بیگم صاحب آجتک اس مزاج کی ہیں آپ نہ دیکھی ہوں گی۔ خدا ان میں ترقی کرے۔ افیون نہ۔ دولت گھر کی غلام ہے۔ غرض جو کچھ پاس تھا وہ سب ہیں رکھوا لیا۔ اور اس میں سو چار آنے فی روپیہ آپنے کمیشن لیلی۔ جناب

یہ تو قربی ہوئے - یہ آپ جانئے - بس میں نے جان لیا تم کو اچھی طور سے سمجھائے دیتا ہوں کہ اگر آیندہ ہمارے واسطے ایسے فقروں کی جرأت کی تو ہم ابھی ایک چٹکی کر توالی کو بھیجکر تم کو بند کرا دیگا - تم جانتے نہیں کہ ہمارے پاس یہ اتنا بڑا پاجی پٹنک موجود ہے - جہاں چاہیں ملازمت کر لیو اور تم ایسے لفظ ہمارے واسطے بولتا ہے - حضرت اس پاجی پٹنک پر تو شہد ڈالکر چاٹئے یا کسی وقت کے واسطے رکھ چھوڑئے - اور تم کیا کہتا ہے ابھی ہم ایک بوٹ کا ٹھوکر مار دیگا جو تم سیدھا ہو جائیگا - صاحب زبان سنبھالو ورنہ یہ تو ٹھیم ٹھیا جو تم جانا زرق برق نق تمہارا فرنیچ گالی گلوچ ہونے ہوتے ابرار ادہم سے کہہ گئی - بچا جو پیچھر اس کا فرنگی سے بڑا ہو سور کی طرح موٹا ہے - ہاں ہاں وہ بھگا یا کیا تو کدم بھاگا ہے فرد فرد مزا آگیا حضرت ذرا مجھ بتانا یہ مزا کا ہے میں آگیا ابھی تو آپ کے جلی ہزار چودہ ہی یہ مزا کاہے میں آگیا کسی اخبار کے دیکھنے میں مزا آگیا - نہیں صاحب ہم تو پنچ بہادر صاحب کی بندہ طبیعت کی ضرور داد دینگے یہ اخبار تو اسم بامسمیٰ ہے ہی واقعی بڑی مزے کی زبان ہے پھر اس کے دیکھنے میں بھی کیا مزا آتا مگر مزا آگیا تو منصف عہدہ دار کی ترقی یا ہمیں مزا آگیا - نہیں نہیں یہ تو ہمارے نواب صاحب بہادر دام اقبالہم والئے رامپور کی خوش انتظامی کا نتیجہ ہے جو ایسے منصف حاکم کو ترقی ملی یعنی محمود شاہجہان صاحب کو نہیں منصب کو عہدہ کے اختیارات ملگئے ہیں مگر شاید ابھی پورے پورے اس امر کی تکمیل نہیں ہوئی جو اس واسطے محمود شاہجہان اللہ خانصاحب منصب پر بھی قائم ہیں مگر ہو گئے خدا ان کی ترقی کے اختیارات بھی بہت وسیع کرے ایسے حاکم

منصف کی ترقی میں تو مزا آنا ایک قاعدہ کی بات ہے پھر اسمیں ہمیں کیا مزا آتا مگر مزا آگیا تو کیا ہوا جنوری کو کسی مرغ پلاؤ میں مزا آگیا ہی اسمیں تو ہر آدمی کو مزا آتا ہے اسمیں ہمیں کیا مزا آتا محمود شاہ خان صاحب جو کہ نواب صاحب بہادر والئے رامپور کے خسر ہیں اونہوں نے آج سرکار کے دعوت کی ہے بہت تزک احتشام ہو رہا ہے برابر پلٹن اور سوار جے کھڑے ہیں بینڈ باجا کیا مزے سے بجرہا ہے پھر اسمیں تو ہر صد سالہ کو بھی مزا آجائیگا اسمیں ہمیں کیا مزا آتا مگر آگیا تو کیا کسی مجسٹریٹ کی بیدار مغزی میں آگیا - نہیں بندہ صاحب مجسٹریٹ کو ہمیں ضرور اچھے لفظوں سے داد دینگا وہ بڑے منصف اور عادل قانوندان حاکم ہیں ایسے حاکم کو خدا ترقی عمر و دولت عطا کرے اسمیں ہمیں کیا مزا آتا مگر آگیا تو کیا کسی شادی میں کسی شادی میں کوئی مزا آگیا - ہاں ہاں ہاں اسمیں تو ضرور مزا آیا یعنے ہمارے والئے ملک ہز ہائینس حضور پرنور نواب محمد حامد علیخانصاحب بہادر والئے رامپور دام اقبالہم و ملکہم کی ایک اور شادی محمود شاہجہان صاحب کی لڑکی سے ہوئی ہی کیا مزے کا جشن ہوا ہے ہمیں تو مزا آگیا ہمارے نوابصاحب کی غریب پروری ملاحظہ ہو کہ حضور دولہن کے مکان پر دولہا بنکر تشریف لے گئے جیسے غریبوں میں قاعدہ ہے اوس کے موافق حضور نے تمام رسومات ادا کئے باوجودیکہ بادشاہ ہیں مگر کسی کا دل کرود کہا نا گوارہ نہیں دولہن والوں کے ہر سوال کو منظور کیا کوئی حاکمانہ برتاؤ نہیں دیکھا خدا ہمارے حضور کو سلامت رکھے - بعد شادی کے خدا دے کوئی فرزند رشید - اور ہمیں یہ کہوں ہر بار مبارک ہوئے - ایک مبارکباد بھی سناتا ہوں -

### مبارکباد

| | |
|---|---|
| او میرے متوالے ساقی | آج پلادے جو ہو باقی |
| باقی جو بچی تو نے کیا کی | خوب چھکا دے اچھے ساقی |
| رنگ اڑ تو کیا آج دکھا دے | شاہد گل کو دولہا بنا دے |
| اور پرانی غنچوں کو کر | سب پہ سہرا تیرے ہو سر |
| گانے کو سوسن بلا دے | مجلس میں نرگس کو بٹھا دے |
| بلبل ہو سازندہ شادی | فاختہ کو دیدے آزادی |
| زنبق سے کہہ مٹی کو اٹھا دے | زمین سے کہہ مستی چھا دے |
| چاندنی چاندنے کی تو بچھا نا | سہرا سنبل کا تو بنا نا |
| آج خوشی کا کر دے میلا | بیلے کو کر دے البیلا |
| ہار سنگھار کا ہار بنا دے | اور چھڑیاں نرگس کے اڑا دے |
| بد ہمیان ہوں بنا سے نرالا | نذر کرا گلشن سے ڈالے |
| کیونکہ مجھے کرنا ہے شادی | دشمن کی کرو ہی بربادی |
| ہیں سرکار ہمارے دولہا | خوب سجے ہیں پیارے دولہا |
| نیو اسے میں لطف کہے ہو | اور دشمن کو کلفت ہوئے |
| دیوے خدا فرزند نرالا | چاند سی صورت میں دولہا |
| چند رکھا چندان صورت | اور خوشی کی ہوئی مورت |
| خوشیاں ہوں سرکار کو ہر دم | ہر یاں آویں جھم جھم جھم |
| دولت ہو دن رات سوائی | دشمن کی ہو سیس منڈائی |
| سارے شہر نے خوشیاں منائیں | آمین آمین آمین آمین |

حضرت مبارکباد ہے آپ کو شادی اب میں رخصت جاتا ہوں کسواسطے کہ مجھے چند آدمیوں کی کملا کتری کرنا ہے جواب کے ہفتہ میں سناؤنگا اب آداب عرض کرتا ہوں -

ہر کی مدت نہیں معلوم تھا صندل گروانکا
مزاج اچھا تو ہے یادش بخیر ادرک خت جانکا

ہی ق

چالاک وطرار از ریاست رامپور

## ڈاڑھی بھی منڈوا ڈال ہی مونچھوں کا بکھیڑا

بارجہ پنچ بہادر - ڈراڑاڑھی مونچھوں کی خبر سنانا

زمانہ بہت نازک ہے۔ بات کی بات میں ڈاڑہی مونچھوں کا صفایا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حال کا واقعہ ہے کہ یہاں چار آزاد وضع بیٹھے بکواس کر رہے تہے۔ تہوڑی جہالت کے بیٹھے اور محض گندہ ناتراش بازاری مذاق آپس میں ہو رہا تہا اونمیں سے ایک شخص کو جو جوش آیا تو اوس نے سر منڈوانے کے لئے سب کو قسم لا دی کہ سب اپنا اپنا سر منڈوا ڈالیں۔ اوسوقت سب کی جہالت کا اسٹیم تیز تہا۔ حجام فل کو فی الفور بلایا اور چاروں سر کہول کے بیٹھ گئے وہ بیچارا بہی اوسترے کو سان پر چڑہائے ہی پہرتا تہا اوس نے جہٹ چاروں پر دست شفقت پہیر کے مونڈن کر دی۔ اور سب کے سروں کو اس قدر گہر جا کر باجرہ کے آٹے کا گوندہ بنا دیا۔ جب سب کا سر صاف ہو گیا تو ذرا اون کی آنکہیں کہلیں اور جہالت کا جوش ابخرے بنکر نکل گیا۔ مگر ایک شخص جو بالکل نیچا تہا اوس کے مسامات اچہی طرح نہیں کہلے تہے اوس نے پہر سب کو قسم دلائی کہ اب ڈاڑہی مونچہوں کا بہی صفایا ہو جانے اس کے بیٹے ظالم نے قسم بہی ایسی بیہودہ دلائی کہ خدا کی پناہ۔ قسم دلا کر کہا کہ اگر کوئی اس کی تعمیل نہ کرے تو اپنی ۔۔۔ کی سواری کا بیٹے یہ سنکر ایک شخص سے نہ رہا گیا اور وہ جہٹ پاجامہ سے باہر ہو کے حجام کے آگے پالتی مار کے بیٹھ گیا۔ اور کہا کہ بہیا انکو بہی اوڑا دے اوسکا کیا بگڑتا تہا اوس نے تین بار آیت کلا سوف تعلمون پڑھ کر اوسترے پر دم کی اور آنکہ بند کی اوس کے گلوں پر پہیر دیا۔ نائی کے اوسترے کا بہی جوش بڑہا ہوا تہا کیونکہ وہ چار کہوپریاں گہونٹ چکا تہا وہ بہی ایسی تیزی سے چلا کہ پلک جہپکانے میں ڈاڑہی مع المونچہ حجام کے دسترخوان میں آپڑی۔ اس واقعہ سے اوروں کی آنکہ کہل گئی اور پہر سب نے اپنی ڈاڑہیوں پر ہاتہ پہیر پہیر کر ڈاڑہی چٹ کا مذاق اوڑانا شروع کر دیا۔ جس شخص نے یہ بات نکالی تہی اوس نے اپنی ڈاڑہی کا بال بہی بیکا نہ ہونے دیا۔ ڈاڑہی منڈے کو اور لوگوں نے زا غلول بنا لیا اوس کا خاکہ اوڑاتے ہیں وہ بیچارا بہی جب جوش میں آکے مونہ پر ہاتہ پہیرتا ہے تو شرما کے رہ جاتا ہے۔ مجبور ہے کیا کرے کیا نہ کرے ہماری رائے میں تو یہ ترکیب معاوضہ کی ٹہیک معلوم ہوتی ہے کہ ڈاڑہی مونچہ صحیح سالم حجام سے لیکر مجسٹریٹ بہادر کے قدموں میں ڈالدے اور کہے کہ فلاں شخص سے اسکا تاوان یا ہرجانہ یا معاوضہ دلوایا جاوے۔ میں نے ان ڈاڑہی مونچہوں کی پانچ چہ سال پرورش کی تہی۔ سب از گہاس کی قیمت دلوائی جا سکے یہ زمین ہی جانتا ہوں کہ ڈاڑہی کے رہنے چند ہی روز میں پہر ہوٹ آئیں گے لیکن یہ بال تو اب نہیں پیدا ہو سکتے۔ اس بنا پر اگر وعدہ نے ہوگا تو حضور مجسٹریٹ صاحب توجہ فرمائیں گے یا تو اوس شخص کی ڈاڑہی اوس کو دلوا دیں گے اور یا ہرجانہ کی رقم دلوا دیں گے۔

---

ہے گرٹا کناری کہتبلہ کی مورت
ہر ڈاڑہی منڈا نکے مخنث کی مورت

---

بازی بازی باریش بابا ہم بازی
ایک زر گرفتار رنج از نصیر آباد

---

# دودہ کا دودہ اور پانی کا پانی

بہت شور سنتے تہے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

سنئے سنئے ایک تازہ خبر سنئے۔ فرمائیے فرمائیے خیر تو ہے۔ ارے میاں کیا خیر ہے کچھ نہ پوچہو ہار گیا۔ فرمائیے تو بہی کیا ہار گیا۔ افسوس صد افسوس یہ نہ پوچہو۔ لاالله خدا کیواسطے جلد بتائیے بس بس کہدیا کہ ہار گیا۔ واللہ ہار گیا ہار گیا کی رٹ لگا رکہی ہے اور یہ کچہ نہیں کہتے کہ کیا ہار گیا۔ اجی حضرت غضب ہے کہ ہار گیا۔ لاحول ولا سب کچہ سہی مگر یہ تو بتائیے کہ کیا ہار گیا۔ بندہ کو عرض کرتے ہوئے افسوس ہوتا ہے آپ خود سمجہ لیجئے میں کہہ چکا کہ ہار گیا۔ اچہا تو بتا دیں ہم کی سمجہتے ہیں کیا کوئی شخص اپنا مال جوئے میں ہار گیا۔ یا کوئی مشہور پہلوان کشتی ہار گیا۔ یا کوئی ناصح کسی کو نصیحت کرتے کرتے ہار گیا۔ یا کوئی تماش بین نائکہ کی فقرہ بازی سے ہار گیا۔ یا کوئی شخص کسی سے قول ہار گیا۔ سنئے حضرت آپ ناحق کی ہانک ہانک رہے ہیں۔ آپکی سمجہ میں خاک بہی نہ آیا لیجئے لیجئے اب بندہ مطلب کی بات سمجہ گیا اور واقعی سمجہ گیا۔ کیا کوئی شخص مقدمہ ہار گیا۔ کیوں کیسی تہ کی بات کہی۔ ہٹ دہرمی نگرنا مجہے بہی اسوقت کیسی دور کی سوجہی۔ خوب خوب کیا خوب واللہ ہاتہ ملائیے اب آپ کو سمجہی مانتا ہوں کیوں نہ ہو آخر ہوشیار آدمی ہو جی اے پاس کر چکے ہو۔ ہاں ہاں حضرت یہی بات ہے ایک بزرگ علیگڈہ کی مشہور طوائف سے مقدمہ ہار گیا اور ہر طرح سے ہار گیا یعنی کہیں ہار گیا ڈنکے کی چوٹ ہار گیا۔ اچہا یہ بات ہے تو آپ جیسا آزاد کہو یہ قصہ ضرور دیکہی

تخص و کسبکی بار جیت کا افسوس ۔

گو کہ خوب نہیں طبع کی روانی میں
کرو مشاعرے کی آتی ہے ہمدانی میں

اُف یار ستم کرو یہ بھی تو مصیبت ہے یہ نہ پوچھو اسی پس و پیش نے تو مجھے پیشتر سے خلجان میں ڈال رکھا تھا آہ وہی سوال تمہاری زبان سے بھی نکلا جس کا جواب دینا میں مناسب نہ سمجھتا تھا لیکن خیر تمہاری خاطر منظور ہے سنئیے ۔ پہلے افسوس کرنا درست ہے اول یہ کہ ایک بھلے آدمی کا مقدمہ ہر گیا ۔ دوسرے تم کو کیا معلوم ہے بھائی اس مقدمہ میں بڑے بڑے جلیل القدر آدمیوں کی کوشش اس بات کی تھی کہ رنڈی مقدمہ ہار جائے اور ذلیل ہو مگر خوبی قسمت سے حق بجانب ہوا کسیکی پیش نہ چلی سب اپنا سا منہ لیکر رہ گئے ۔ واقعی منصف صاحب کی منصف مزاجی میں شک نہیں مقدمہ میں خوب چھان بین کی جب کسی قسم کا کوئی ثبوت نہ پایا انصاف نے مجبور کیا مقدمہ خارج کر دیا ۔ خداوند کریم اس ہماری گورنمنٹ کی عملداری کو تا قیامت برقرار رکھے اس عہد میں کوئی حاکم بے انصاف اگر ڈھونڈھ نکالو تو نہ ملیگا ۔ مدعی ہی نہیں بلکہ بڑے معزز لوگ جو کہ اوسکے معاون اور اس مقدمہ کے بانی مبانی تھے اپنا سا منہ لیکر رہ گئے کیا یہ بات میرے یا کسی اور معقول پسند کے افسوس کرنیکے لئے کم ہے ۔ ایک طوائف کے مقابل پر اگر ایسی ناکامیابی کسی اور شخص کو ہوتی تو زمانہ کو کس قدر افسوس ہوتا ۔ اور کیا وہ منہ دکھانے کے قابل رہتا نہیں نہیں ہرگز نہیں ۔ اچھا یہ تو فرماؤ کہ اس معاملہ کی اصلیت کیا ہے ۔ اور کیوں ایسا ہوا ۔ اصلیت کیا پوچھتے ہو ۔ منہ مست عشق میں ڈوبنے ۔ جب انکے باپ دادا کی کمائی بری مدلت

رہی خوب گلچھرے اوڑائے تھے گزری چال کا ذرا بھی خیال نہ کیا ہزاروں مخمل اور کمخواب کے تھانوں کی دھجیاں اوڑا دیں دن بھر مجرے اور رات بھر مجرے بادہ عیش و عشرت سے چور مخمور راگ رنگ سے اپنا شغل ۔ نے غم امروز نے غم فردا ۔ یہ ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے کیا اس کا اعتبار ۔ جاڑوں میں بلبل میدان ہو گیا ۔ بھلا یہ کیا تھا ۔ بہت تیری قوم میں تھا وہ بہا گا وہ بہا گا بھائی صاحب جانے تھا وے سارے لوڑ توڑ اب بی صاحبہ کو کیا غرض کیا واسطہ مست لکا نشیلی اور ہر طبیعت کے زور اور فرنخواہوں کے تقاضوں کو کیونکر رد کیا جاوے آخر بقول شخصے قطع کیجئے نہ تعلق ہم سے کچھ نہیں ہے تو عداوت ہی سہی فرنخواہوں کو بی صاحبہ کے گھر کا راستہ بتا دیا اللہ اللہ خیر صلا ۔ مگر توبہ توبہ بھلا بی صاحبہ ایسی کہاں کی تھی نہیں جو کہا یاروں کی [illegible] مان جائیں ۔ انہوں نے سینکڑوں گھر چراغ کر دئے اور رسید بھی نہ دی شرع میں تو گھر بیٹھنے سے بھی انکار نہیں ہوتا ہر وقت آمادہ رہتی ہیں کہ کوئی مائی کا پوت ۔ کیا مقدمہ کا بڑا اکھیڑ کا اندیشہ میں ہے پڑے مگر بعد کو کچھ بھی نہیں مرغ کی ایک ٹانگ ۔ سر عدالت خوب رو دھو کر کئیں اور بار جیت لیا ۔

ش ۔ م ۔ د ۔ جناب ۔ از آگرہ

## دل غنی رحمت اللہ
## مال غنی لعنت اللہ

سو دو میں خرا جن انعام کرو گا
یہ کہا کرتے ہیں کہ ہاتھ اپنا بیانہ ہیں

ربا رو ہوشیار ہو جاؤ بہت گہری نیند سوئے آج ہم تمہارے کانوں سے بہو نپو لگا کر پھونکتے ہیں خدایا یہ آواز ناگوار خاطر تو بہت معلوم ہوگی مگر ہم کیا کریں ـ

کچھ نہ پوچھو آج ہم اسے دوست کیا کہئے کہ میں قوم کو خود قوم کے مجھنے پر برا سکہنے کو ہیں بے فائدہ کی بات ہے کہ جو کہ بری کہتا اور کسی کی لگی لپٹی نہیں رکھتا ہے اوس کی بات سے لوگ بہت ستے ہیں اور یہی حضرات ذرا زیادہ ناک منہ سکوڑتے ہیں جن کی گزرتی میں تنکا ہوتا ہے جو صاحب ہم سے خفا ہوں وہ اپنے گھر کو بی روتی زیادہ کیا لیں یا بدولت نہ کسی سے دبے ہیں نہ دبیں ۔

افسوس ہم تو کہتے کہتے تھک گئے نالے تک گھس گیا دمڑی کا نقصان ہوا ۔ مگر افسوس اُن اتا دے والوں کے دلپر خاک بھی اثر نہ ہوا خدا معلوم کسی بیحیائی کے بنے ہیں جن کو ہر طرح سے سمجھایا خوشامد بھی کی اور برا بھی کہا مگر کچھ اثر ہوتا ہی نہیں ۔

یہ تو ہم ایک مدت سے سمجھے بیٹھے ہیں کہ اس کار خیر میں حلال ہی کا روپیہ لگے گا جو حرام کا روپیہ رکھتے ہیں وہ بھلا دے ہی کیوں لگے کیونکہ اون کا دینا نہ دینا سب ایک سا اونکا مال کچھ اس واسطے تھوڑی ہے کہ کسی کار خیر میں لگے بلکہ مال حرام بود بجائے حرام رفت ۔

یہی وجہ ہے کہ ایسے حضرات بنئے گنوال کو ہو کیا جواب دیتے ہیں اور یہیں تک بس نہیں بلکہ اور بھی نکتہ چینی کرتے ہیں قربان ان کی تہذیب کے واقعی بڑے بھاری عاشق رسول ہیں ۔ خدا ایسے گنہگاروں سے بچائے جو ایسی ہی کو بچا کر مر جاتے ایسا بھی انسان کو

مسرور ہونا چاہیے کوئی سلام سلام کرے تو
اُبروؤں سے جواب ملتا ہے۔ ذرو فروتے اس
زندگی پر۔ اور اس کے برابر دنیا میں کوئی بدنصیب
نہیں جو ایسے مبارک کام میں شریک نہ ہو اور اس
سے اچھے جانور ہیں افسوس کچھ تو شرماؤ۔
ذرا کچھ تو کہلانے قومی حمیت۔ ذرا کچھ تو اسلام کی کرو عزت
ہاں عاشق رسول اگر یہ لوگ ہو جائیں تو کچھ
بیجا نہیں جیسے شیخ مقبول الٰہی سوداگر جنہوں
نے ہمارے ذرا سے اشارہ پر فوراً بیس روپیہ
مرحمت کر دیئے۔ واللہ سچ تو یہ ہے کہ ہم کو ایسی
امید ہی نہ تھی بلکہ ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ سوداگر
صاحب دو چار روپیہ میں ٹرخا دیں گے
مگر آنجناب نے جو کچھ دیا بہت کچھ دیا اور عطا
اور بھی کچھ دے ڈالیں تو کچھ تعجب نہیں
کیونکہ خدا نے قومی ہمدردی عطا کی ہے
اُنہی جوش سے فوراً ایسے کار خیر میں شامل ہو گئے
اور ہم کو شیخ ظہور الدین صاحب سوداگر سے
بھی امید ہے بلکہ بہت بڑی امید ہے کہ وہ
بھی کچھ نہ کچھ ضرور ہی دیں گے کیونکہ اشارہ ہیں
بھی وہ سوداگر ایسے ہیں جیسے ترازو کے
دو پلڑے برابر برابر ہوتے ہیں۔ مگر ہم کو اس
بات سے بہت رنج ہے کہ اس مرتبہ سوداگر
صاحب کا پلڑا ہلکا ہو گیا اور بہت بڑا پاسنگ
نظر آتا ہے۔ مگر خیر کچھ سوداگر صاحب ایسے
تھوڑے ہی ہیں جو ایسی کر دائیں واہ وہ تو اس
سے زیادہ دیں گے کیونکہ دیر آید درست آید
اور انشاء اللہ اب کی بار سب پاسنگ نکل
جائے گا۔ مگر ابھی تو انکا نمبر حاجی عبداللہ سے
بھی گھٹ گیا جن بیچارے نے دو مرتبہ میں
دس روپے دیدیئے کیا وہ حضرات جو ایسے
کاموں میں دینے سے کسمسانے ہیں کیا

وہ حاجی عبداللہ صاحب سے بھی گئے گذرے
ہیں۔ کاش اب بھی ایسے حضرت شرمائیں اور
ہمارے اس لکھنے پر توجہ کریں تو نہایت
ہی افسوس کی بات ہے۔
اے حضرات کچھ تو ایسے اس اسلام کی
بھی مدد کرو جو چراغ سحری ہو رہا ہے اور
کچھ دنوں کا مہمان نظر آتا ہے ہاں اگر یہی
حالت رہی تو بس اسکا تو خدا حافظ ہے۔ اگر
دنیا میں کوئی ایسا کام کرو جو مفید عام ہو
اور سب تم کو دعائیں دیں کہ آہا ہا کیا اچھا
کام کیا ہے یوں تو روز مر جاتے ہیں مرنے
والے جن کو کوئی پوچھتا ہی نہیں کہ تم کس گلی
کی مولی ہو اور آخر سب دنیا ہی میں چھوڑ کر
تنہا چلے جاتے ہیں وہاں پھر کچھ بھی کام
نہیں آتا بس یہ بناؤ ٹھناؤ دنیا ہی تک محدود
ہیں وہاں تو ایک بچھانے کو چٹائی بھی نہیں
نصیب ہوتی۔ بجز خاکی بستر کے ہاں اگر کچھ
کام آتا ہے تو صرف یہ دنیا کا دیا ہوا ہی جو
کسی کار خیر میں صرف ہوا ہو۔
اے میرے بھائیو اگر چاہتے ہو کہ کچھ
عقبیٰ میں ہاتھ لگے تو اس کار خیر میں دو
جس سے زیادہ کوئی عمدہ کام ہی نہیں
اس کا ثواب اسوقت تک ملیگا جب تک
حجاز ریلوے قائم رہیگی
واللہ دیکھو تو کیا سستا سودا ہے جس
سے دین اسلام کو بھی فائدہ اور عقبیٰ بھی
بن جائے گی ہزاروں حج کا ثواب ملیگا۔
کیا خوب کسی نے کہا ہے ؎
کروگے جہالت کی کب تک غلامی
رہوگے حماقت کی کب تک سلامی
کرو اب تو حاصل کوئی نیک نامی

بزودین دنیا میں نامی گرامی

سلسلہ
اُٹھو اب تو اس خواب خرگوش سے تم
زمانہ کو دیکھو ذرا ہوش سے تم

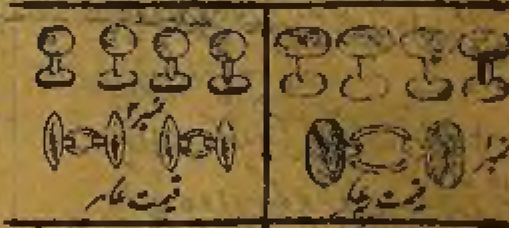
راست گفتار۔ شوخ نگار۔ آزو دواز آمادہ
قطعہ تاریخ وفات حسرت آیات حضور ملکہ معظمہ
قیصرۂ ہند از نتیجۂ طبع مجمل جبلپوری۔
ملکہ صاحبہ وکٹوریہ نامی صد حیف
ہو گئیں عالم دنیا سے عدم کو راہی
کیوں نہ ماتم ہو بپا ہند سے تا انگلستان
آئی افسوس زمانے میں قیامت کی گھڑی
ہے مجمل سن فصلی میں یہ تاریخ وفات
رحلت قیصرۂ ہند اولو العزم ہوئی

۱۳۰۸ فصلی

حضرت پنچایت۔ ذرا آپ اپنی قوم کے کان
تو کھڑے کر دیجئے کہ جس کی اوقات کو وہ تضیع
اوقات کا باعث سمجھتے ہیں غیر قومیں اس سے
دل بھر کے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ عربی زبان
سے تمہاری قوم کو ایسی نفرت ہوئی ہے کہ اس سے
بڑھ کر فضول اور حماقت شعاری کا کام اور
کوئی سمجھتی ہی نہیں۔ یہ خبر ہی نہیں کہ جن قوموں
کو ترقی ہوئی وہ اسی کی بدولت ہوئی دانایان
فرنگ پہلے کچھ بھی نہ تھے لیکن انہوں نے ناصفا کا
مادہ ضرور موجود تھا اسلامی ترقی کے اسباب
پر انہوں نے نہایت غور سے توجہ کی اور تمام عربی
کتابوں کے اصول کو اپنا دستور العمل ٹھہرایا۔
بس پھر کیا تھا چند ہی روز میں وہ ساتویں آسمان پر ہو گئے
گئے۔ حال میں جرمن کو بھی یہ خیال پیدا ہو کر مسلمانوں سے
علوم سے فائدہ حاصل کریں چنانچہ انہوں کی علمی انجمن نے
اسی بات کی طرف توجہ کی۔ اسکا کام بھی شروع کر دیا



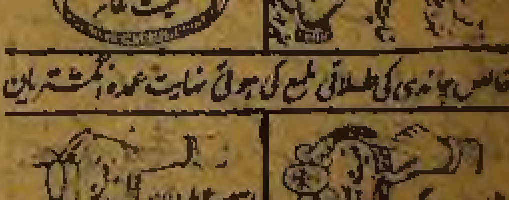
خالص چاندی کے گریس مین لگانے کے قابل ویدہ زیب بٹن



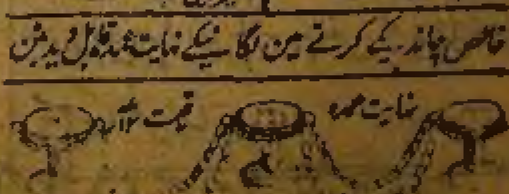
قابل دید طلائی عمدہ کیسلین | قابل دید نہایت عمدہ جڑاو آرسی



خالص چاندی کی طلائی ملمع کی ہوئی نہایت عمدہ انگشتریان



خالص چاندی کے کرتے مین لگانے کے نہایت عمدہ قابل دید بٹن



# مکمل تاریخ جنگ روم و یونان ۱۸۹۷ء

(مرتبہ قاضی محمد جلال الدین صاحب مصنف تہل کل وغیرہ)

اس عجیب جنگ کی صرف یہی ایک کامل تاریخ ہے جو ساعت بساعت واقعات کی ترتیب کو ملحوظ رکھکر زائد از تین سو مضمون صفحہ پر بسا رہ چھاپی گئی ہے ۔ یہ کسی ایک شخص کی تحریر کا ترجمہ نہین ہے ۔ بلکہ پندرہ معزز اشخاص کے چشمدید واقعات قلمبند کئے گئے ہین جو ایک ہی وقت مین مختلف مقامات ... خاص اسی کام کے لئے مقرر کئے گئے تھے اور تفصیل ان معزز اشخاص کی جن کی مطبوعہ تحریرون سے اکثر حصہ تاریخ کا مرتب ہوا ہے ۔

نامہ نگار ڈیلی نیوز ہمراہی عساکر عثمانیہ ۔
نامہ نگار ڈیلی نیوز ہمراہی افواج یونانی ۔
نامہ نگار ٹائمز مقیمہ ایتھنز و ہمرکاب افواج یونانی
نامہ نگار ٹائمز مقیمہ اسپارٹس ۔
نامہ نگار رویٹر ہمراہی افواج ٹرکی ۔
نامہ نگار رویٹر ہمراہی افواج یونانی ۔
نامہ نگار ڈیلی میل ہمراہی مارشل ادہم پاشا ۔
نامہ نگار مارننگ پوسٹ لنڈن ۔
نامہ نگار نیو فری پریس ۔
نامہ نگار بار زنی ۔
نامہ نگار فرینک فرٹر زیٹنگ ۔
سر ایلس اشمیڈ بارٹلیف ممبر پارلیمنٹ ۔
کپتان نارمن صاحب ۔
مسٹر فرینکلن بوہین ۔
سر الفرڈ ملنز مولف تاریخ مصر ۔
نامہ نگاران مؤید مصری سنانڈرڈ ۔

کرانیکل ۔ لیوانٹ ہیرالڈ (شامی) اقدام ترکی صباح ترکی وغیرہ ۔

علاوہ برین جغرافی اور جنگی معلومات سے پر ہے ۔ معہ نقشہائے ٹرکی ۔ (رنگین) تہسلی و کریٹ و قسطنطنیہ و ڈارڈنیلز و تصاویر حضرت سلطان و غازیان ادہم و عثمان و مختار و محمد و مخدوم و خیری و حفظ و نشاط پاشا و غیرہ وغیرہ ۔

کتاب مجلد سنہری قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ علاوہ محصول ۔

نوٹ ۔ مہربانی فرماکر اپنا پتہ صاف اور خوشخط تحریر فرمائیگا ۔

## المشتہر

محمد یوسف محلہ ..... مقام ڈیرہ دون ۔

# جاسوسون کی رپورٹین

روسی امیر البحر الیکز لیف نے جزائر ایلیوف بلانڈ کیطرف وہان کے سمندری ڈاکوؤن کی گوشمالی کے لئے برٹش گنبوٹ بلود ر کی روانگی کے خلاف سخت شکایت کی ہے امیر البحر مذکور کا بیان ہے کہ یہ جزائر جو بیاو کے مشرق مین واقع ہین روسی اضلاع مین داخل ہین مگر امیر البحر سیمر نے اس عوے کو ماننے سے انکار کیا ۔ اور یہ معاملہ کو ہوم گورنمنٹ کے پیش کیا ہے ۔

ہر مجسٹی کوئین کی نعش یکم فروری کو البرٹا سٹیمر پر منتقل ہوگی ۔ اور سورون کی دوہری لائن مین فیر کرتے ہوئے پورٹسمتھ پہنچائی جائیگی ۔ دوسرے نمبر پر ایک ات بجے بعد سنیچر کے روز وکٹوریہ سٹیشن پر پہنچائی جائیگی ۔ اور لنڈن کی راہ سے پیڈنگٹن ہوتے ہوئے ونڈسر لے جائینگی ۔ ایک جرمن حکوانڈ رن پرنس ہنری کی ذاتی ماتحتی مین مراسم تدفین مین کمرہ بھری جوانون مین شامل ہو سکنے کو تیار رہا ہو ۔

اڈل ہیٹن بنگالہ ۔ اور بہت سے سٹینڈرڈ نس ہو کر انگلینڈ سے واپس آنے پر الہ آباد میں تعینات کیجاینگی۔

تھوربلیٹا اور بٹینن رجمنٹون نے وینٹرزبرگ کے قریب ۵۰۰ بوئرون کی ایک فوج پر بڑے جوش سے حملہ کیا اور انہیں مکمل شکست دی ۔ بوئرون کا بہت سخت نقصان اور برٹش فوجکا صرف ایک سپاہی مجروح ہوا۔

چند بوئرون نے جنرل کوربیل کی زنجیر پر حملہ کیا اون کی تعداد انگریزی انفنٹری چھین سے ۔۔ ۲۰۰ سپاہیون نے کیوری پر حملہ کرکے اوسے پسپا کر دیا ۔ باقیماندہ سپاہیون نے سامان رسد پر حملہ کیا مگر پسپا کئے گئے برٹش فوج کا ایک سپاہی مقتول اور پندرہ مجروح ہوئے ۔ حملہ آورون نے دو مرتبہ پشوری بارلی پر حملہ کیا مگر اس مقام کے والنٹیر محافظین نے اونہیں دونون مرتبہ پسپا کر دیا۔

لندن ۲۲ جنوری ۔ (۶ ساعت ۳۰) ہر مجسٹی کوئن ایمپریس وکٹوریہ نے انتقال کیا۔

کمان ہانگوان کے قریب چینی قزاقون سے مقابلہ ہوا ۔ اس لڑائی میں جرد ہیور لانسرز کے دو سپاہی اور پانچ جاپانی مقتول ہوئے چینیون کے ۶۰ آدمی مارے گئے۔

لارڈ کچنر رپورٹ کرتے ہیں کہ بوئرون نے آدھی رات کو دور سے ہیلو بشیا پر گولہ باری کی مگر ہمارا کوئی نقصان نہ ہوا ۔ ایک پٹرول نے ۸۰ بوئرون سے مقابلہ کیا ۔ جسمین ۲ بوئر مقتول ہوئے اور تین گرفتار ہوئے۔

لندن ۲۴ جنوری ۔ شہنشاہ انگلستان آج دوپہر کو ماربرو ہوس پہنچے ۔ اور لائف گارڈ کے ایک دستہ کے ساتھ محل سینٹ جیمس گئے ۔ جہان پریوی کونسل کی مجلس جمع ہوئے تھی ۔ لارڈ سالسبری نے حلف شاہ کے پیش کیا ۔ اوس کے بعد کونسل کے ممبرون نے حلف اوٹھایا ۔ بادشاہ کی دستبوسی کی ۔ اطلاع دیگئی ہے کہ ہز مجسٹی ایڈورڈ ہفتم شہنشاہ ہند کے خطاب سے مشہور ہونگے۔

ہز مجسٹی کوئن وکٹوریہ کی تمام خانگی ملازمون کو کام کی اجازت دیگئی ہے ۔ اور اون کی نعش کل محل ونڈسر میں پہنچائی جائیگی ۔ تدفین کی تاریخ تھا بتایا دور جائیگی اس لئے کہ اب تک بہت سے انتظام کرنا باقی ہیں۔

ہز مجسٹی وکٹوریہ کی نعش یکم فروری کو آسبورن سے ونڈسر منتقل ہوگی ۔ اور ۴ فروری کو دفن ہوگی۔

گزٹ ایک سرکاری نوٹس سے ظاہر ہے کہ امید ہے کہ ہر شخص ۲ مورنا ہجال سے ہز مجسٹی کا سوگ کریگا۔

ہز مجسٹی کی وصیت کے مطابق ان کی تدفین کے رسوم فوجی طریقے پر ہونگے۔

پریٹوریا کے باشندون نے صلاح دی ہے کہ بادشاہ کی طرف سے معافی کا وعدہ بہت جلد لڑائی کو انجام پر پہونچا دیگا۔

کل ریڈبرگ کے قریب جنگ جاری رہی مگر ابتک اسکی تفصیل کا رپورٹ نہیں پہنچا ہے۔

گرین پائنٹ (کیپ ٹاؤن) کے قیدی بوئرون نے ہز مجسٹی کے انتقال کے اظہار غم میں تمام تماشے بند کر دئے۔

شہنشاہ ولیم ہز مجسٹی کی تدفین تک لندن ہی میں رہینگے۔

لنکاشائر میں ۴ فروری کو پبلک طور پر ہز مجسٹی کا ماتم کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔

مسٹر عبد الرحیم بیرسٹر بجائے نواب امیر حسین صاحب پریسیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ مقرر کئے جائینگے۔

لکھنؤ میں فوجی گورہ سمی ہیرن پر کورٹ مارشل ہوا جسنے حالت بدمستی میں اپنے رفیق علیل کو مار ڈالا۔

لاہور ریلوے سٹیشن میں ایک فوجی گورہ نے ایک ہندی عورت کی عصمت پر شرمناک حملہ کیا۔

اخبار سیویل اینڈ ملٹری لکھتا ہے کہ شہنشاہ جرمن بظاہر دوست لیکن باطن میں طوالت جنگ کا خواہان ہے۔ اس طوالت میں برٹش طاقت خرچ ہو کر جرمنی کا فائدہ ہوگا۔ اشتباہ کا خیال ترقی پر ہے۔

جی آئی پی اور انڈین مڈلینڈ ریلوے ملکر جی آئی ایم ریلوے نام ہوا۔ بمبئی سے کلکتہ تک ویک ٹکٹ جاری ہوچکی۔ کچھ بہار ریلوے آخری مقام جینی تک تیار ہو چکی ۔ آمد و رفت جاری ہو گئی۔

نمائش پیرس میں تکلیف ۵ لاکھ فرنک کا گھاٹا رہا گلاسگو میں ماہ مئی میں عالیگر نمائش ہوگی ۔ جو آخر نومبر تک رہیگی۔

نو آبادی وکٹوریہ کی گورنمنٹ نے بڑہایا ہے۔ آرینج کالونی کے بوئرون نے برٹش ترغیب بالکل نامنظور کیں ۔ اور وہ لوگ لڑائی جاری رکھنے پر کمر بستہ ہیں۔

تاوائی کی ۰۰۰ ہزار چینی آبادی جاپان کے زیر سایہ جانے کو ہے ۔ انتظامی آبادی بہی ناراض ہے کہ مردہ جلانا جبریہ کیا گیا ہے۔

ریاست جیپور کے منصب داری پر تعجب نہیں کہ اسکے نمبری دفتر ہی میں سے کوئی بنگالی بہڑپ۔

مدراس کے امتحان ایف اے میں دو ہندو لیڈیان پاس ہوئیں ۔ مہارانی کالج میسور کی طلبہ ہیں۔

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا